20165-کیا سفر میں روزہ رکھنا افضل ہے یا چھوڑنا ؟

سوال

رمضان المبارک میں روزے کی حالت میں سفر کرنے والے کے لیے روزہ افطار کرلینا افضل ہے یا مکمل کرنا ؟

پسندیدہ جواب

آئمہ اربعہ اور جمہور صحابہ کرام اور تابعین کا مسلک ہے کہ سفر میں روزہ جائز اور صحیح ہے اور اگر مسافر روزہ رکھ لے تو وہ ادا ہوجائے گا ۔

دیکھیں الموسوعۃ الفقھیۃ (73) ۔

لیکن افضلیت میں تفصیل ہے :

پہلی حالت :

جب سفر میں روزہ رکھنا اور چھوڑنا برابر ہو، یعنی مسافر پر روزہ اثر انداز نہ ہو تو اس حالت میں مندرجہ ذیل دلائل کے اعتبار سے روزہ رکھنا افضل ہوگا :

ا – ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ ہم رمضان کے مہینہ میں سخت گرمی کے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سفر پر نکلے اور گرمی کی وجہ سے اپنے ہاتھ سر پر رکھتے تھے، اور ہم میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور عبداللہ بن رواحہ کے علاوہ کسی اور شخص کا روزہ نہیں تھا ۔

صحیح بخاری حدیث نمبر (18945) صحیح مسلم حدیث نمبر (1122) ۔

ب – نبی صلی اللہ علیہ وسلم بری الذمہ ہونے میں جلدی کرتے تھے، کیونکہ قضاء میں تاخیر ہوتی ہے، اور رمضان کے روزوں کی ادائیگی کو مقدم کرنا چاہیے ۔

ج – مکلف کے لیے اغلب طور پر یہ زیادہ آسان ہے، اس لیے کہ لوگوں کے ساتھ ہی روزہ رکھنا اور افطار کرنا دوبارہ نئے سرے سے روزے شروع کرنے سے زیادہ آسان ہے ۔

د – اس سے فضیلت کا وقت پایا جاسکتا ہے، کیونکہ رمضان باقی مہینوں سے افضل ہے اور پھر یہ وجوب کا محل بھی ہے ۔

ان دلائل کی وجہ سے امام شافعی کا قول راجح ہوتا ہے کہ جس مسافر کے لیے روزہ رکھنا اور افطار کرنا برابر ہوں اس کے لیے روزہ رکھنا افضل ہے ۔

دوسری حالت :

روزہ چھوڑنے میں آسانی ہو، تو یہاں ہم یہ کہیں گے کہ اس کے لیے روزہ نہ رکھنا ہی افضل ہے، اور جب اسے سفر میں روزہ رکھنا کچھ مشقت دے تو اس کا روزہ رکھنا مکروہ ہوگا، کیونکہ رخصت کے ہوتے ہوئے مشقت کا ارتکاب کرنا صحیح نہیں اور یہ اللہ تعالی کی رخصت قبول کرنے سے انکار ہے ۔

تیسری حالت :

اسے روزہ کی بنا پر شدید مشقت کا سامنا کرنا پڑے جسے برداشت کرنا مشکل ہو تو ایسی حالت میں روزہ رکھنا حرام ہوگا ۔

اس کی دلیل مندرجہ ذیل حدیث میں پائی جاتی ہے :

امام مسلم نے جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح میں مکہ کی طرف رمضان المبارک کے مہینہ میں نکلے اور روزہ رکھا جب کراع الغمیم نامی جگہ پر پہنچے ، تو لوگوں نے روزہ رکھا ہوا تھا ۔

پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی کا پیالہ منگوایا اور اوپر اٹھایا حتی کہ لوگوں نے دیکھا پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی نوش فرمایا ، اس کے بعد نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ بعض لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے : یہی نافرمان ہیں یہی نافرمان ہیں ۔

اور ایک روایت میں ہے کہ :

نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا گیا کہ لوگوں پر روزے کی وجہ سے مشقت ہو رہی ہے اور وہ اس انتظار میں ہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں ، تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا ۔

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114) ۔

لھذا نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے مشقت کے ساتھ روزہ رکھنے والوں کو نافرمان قرار دیا ۔

دیکھیں الشرح الممتع للشیخ محمد ابن عثیمین رحمہ اللہ (355/6) ۔

امام نووی اور کمال بن ھمام رحمھم اللہ تعالی کہتے ہیں :

سفر میں روزہ نہ رکھنے کی افضلیت والی احادیث ضرر پر محمول ہیں کہ جسے روزہ رکھنے سے ضرر پہنچے اس کے حق میں روزہ نہ رکھنا افضل ہے ، اور بعض احادیث میں تو اس کی صراحت بھی موجود ہے ۔

احادیث میں جمع اور تطبیق دینے کے لیے یہ تاویل کرنا ضروری ہے کیونکہ کسی ایک حدیث کے اہمال یا بغیر کسی قطعی دلیل کے منسوخ کے دعوی سے یہ زیادہ بہتر ہے ۔

اور جن لوگوں نے سفر میں روزہ رکھنا اور نہ رکھنا دونوں کو برابر قرار دیا ہے وہ مندرجہ ذیل حدیث عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے استدلال کرتے ہیں :

وہ بیان کرتی ہیں کہ حمزہ بن عمرو الاسلمی رضی اللہ تعالی عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کیا میں سفر میں روزہ رکھ لوں (کیونکہ وہ بہت زیادہ روزے رکھا کرتے تھے) ؟

تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جواب میں ارشاد فرمایا :

اگر چاہو تو روزہ رکھ لو ، اور اگر چاہو تو نہ رکھو ۔ متفق علیہ ۔ .